مولای صل وسلم دائما ابدا　　درسِ حدیث　　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

''حَدَسْ'' یعنی فراست سے بھی علاج ہوتا ہے

آپریشن قدیم دَور سے چلا آرہا ہے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 59 سائیڈ A 1986 - 06 - 20)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیث شریف میں اِرشاد فرمایا گیا تھا کہ شفا تین چیزوں میں ہے۔طب تو کہتے ہیں بیماریوں کے علاج کو اور اُس میں ایک تو یہ ہوتا ہے کہ صحت کی حفاظت مقصود ہوتی ہے دُوسرے مضر چیزوں سے پرہیز ہوتا ہے تیسرا جز اِس کا یہ ہے کہ جو فساد کی چیزیں بدن میں ہیں اُن کو نکال دیا جائے۔تو یہ طب ہے شروع اِس کا وحی سے ہوا ہے اَور بعد میں تجربات وغیرہ ہیں خوابیں بھی اِس میں داخل ہیں اَور فراست بھی داخل ہے بہت تیز سمجھ کسی کی ہو یہ بھی ہے اَور علاج میں یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ دوا سے ہی ہو بلکہ تدبیر سے بھی ہوسکتا ہے ہوگا وہ بھی علاج ہی۔

حکیم اجمل خان صاحب مرحوم کے بعضے واقعات ایسے ہیں کہ محض تدبیر کی ہے اَور وہ ٹھیک ہوگئے وہ بیماری جاتی رہی ہے۔بیماری کی بھی قسمیں ہیں بہت ساری اَور اَب تو اَجزاء کے بھی اسپیشلسٹ ہونے لگے کوئی آنکھوں کا ہے کوئی دل کا ہے کوئی ناک کان گلے کا ہے کوئی پھیپھڑوں کا ہے سینے کا ہے الگ الگ علم گویا بہت پھیل گیا تو اُس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ دَوا ہی سے ہو دوا کے بغیر بھی ہوسکتا ہے۔اَور فراست صحیح سمجھ تیز سمجھ اِس کو بھی دخل ہے یہ بھی ہوتا رہا ہے پہلے۔یہ بوعلی ابن سینا جو ہے یہ ڈاکٹری کا بھی اُستاد ہے اَور اِس طب کا

بھی اُستاد ہے یہ جدِاعلیٰ گویا شمار کیا گیا اِسلام کے دَور میں یہی گزرا، اَور نہ جالینوس اَور کون کون یہ لوگ پہلے تھے اِن کی جوارش بھی چلتی ہے جوارش جالینوس اُس کے بارے میں اُس کی رائے تھی کہ کوئی کھاتا رہے تو کبھی بوڑھا نہیں ہوگا صحیح اَجزاءِ مل جائیں تو اُس کے فوائد بہت ہیں یہ ٹھیک ہے اُس کی بھی ترکیبیں نکل آئیں کھانے سے پہلے کھاتا ہے کوئی آدمی دَس منٹ پہلے تو وہ تقریباً وٹامن بی کا کام دیتا ہے جیسے اَب وٹامن بی سے کام لیتے ہیں۔ جن لوگوں کو اِس طب سے اَور انگریزی دواؤں سے واقفیت ہے وہ لوگ اِس طرح استعمال کرتے ہیں اِس کو۔ تو اگر اُس کے اَجزاءِ صحیح ملے ہوئے ہوں تو وہ مفید ترین دواؤں میں سے ہے۔

فراست سے تشخیص اَور علاج :

اسلامی دَور میں یہ گزرے ہیں بوعلی سینا لیکن نہایت سمجھ دار آدمی تھے کسی بات پر بادشاہ ناراض ہوگیا اِنہیں اندیشہ ہوا کہ پکڑ لے گا خفا ہوگیا ہے تو جیل میں ڈال دے گا یا مار دے گا یہ بھاگ گئے وہاں سے اَور اِنہیں اندازہ یہ ہوا کہ میں اَب اِتنی دُور آگیا ہوں کہ یہاں وہ نہیں ہے بادشاہ (جیسے علاقہ غیر ہو)۔ کہنے لگے کہ میں اپنی چھپی ہوئی جگہ سے نکل کر باہر شہر میں پہنچا تو دیکھا کہ ایک آدمی ہے اُس کے گرد ہجوم ہے بہت بڑا میں نے پوچھا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ کوئی حکیم ہے علاج کرتا ہے اَور صورت دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے کہ یہ بیماری ہے۔ اِنہوں نے کہا یہ بھی عجیب آدمی ہے اَور اِن کی ہی لائن کا تھا یہ فلسفی بھی تھے منطقی بھی تھے اَور طب کے بھی ماہر تھے اَور ذہن ایسا تھا کہ مطالعہ سے اِنہوں نے اِتنی ترقی کی تھی تو اِنہوں نے کہا یہ عجیب آدمی ہے اِسے دیکھنا چاہیے قریب جا کر۔

بہرحال یہ پہنچے قریب اُس کے کوئی شکایت تھی کوئی تکلیف تھی یا کیا تھا؟ بہرحال اِنہوں نے جب ذرا بھیڑ کم ہوئی تو بات کی اُس نے اِنہیں دیکھا سر سے پاؤں تک پھر دیکھ کر اُس نے کہا آپ ٹھہریں ٹھہرا لیا پھر اِن سے کہا کہ آپ بوعلی سینا تو نہیں ہیں اُنہوں نے کہا کہ ہاں میں بوعلی سینا ہی ہوں لیکن پہچانا کیسے آپ نے؟ اُس نے کہا کہ میں نے آپ کی کتابیں دیکھیں ہیں تو میرے ذہن میں یہ آیا کہ اِن کتابوں کو لکھنے والا اِس مزاج کا ہوگا جب اِس مزاج کا ہوگا تو اِس شکل کا ہوگا اِس رنگ کا ہوگا یہ اُس کا جُثّہ ہوگا وغیرہ۔ وہ جو میرے ذہن میں خاکہ آیا تھا اَب جب آپ نے بات کی تو مجھے یہ خیال آیا کہ وہ خاکہ منطبق ہو رہا ہے آپ پر اِس واسطے میں نے آپ کو روک لیا۔ وہ کہنے لگا کہ چلو میرے ساتھ پھر نہلایا دُھلایا اَور اُس کے بعد بوعلی سینا کو معلوم ہوا کہ ابھی

میں بادشاہ کی حدود سے پار نہیں گیا اَور یہ حکیم مجھے پہچان گیا ہے اَب باتوں باتوں میں اُس نے کہا کہ میں آپ کو چھوڑنے والا تو نہیں ہوں پہنچاؤں گا تو بادشاہ ہی کے پاس۔ یہ بہت پریشان ہوئے تو اُس نے کہا ایک شرط ہے اُس پر میں آپ کو چھپائے رکھ سکتا ہوں جہاں آپ کہیں وہاں پہنچا بھی سکتا ہوں وہ شرط میری ماننی ہوگی اُس نے کہا کیسے کیا بات ہے؟ اُس نے کہا جب بادشاہ آپ کو بلائے معافی کا اعلان کرے آپ کی تو آپ مجھے اُس سے بلا کر ملائیں گے یہ میری شرط ہے۔

بوعلی سینا نے کہا کہ اَب تو میں بھاگا ہوا ہوں اَور اشتہاری مجرم ہوں یہ تمہیں کیسے معلوم کہ وہ مجھے بلائے گا بھی۔ اُس نے کہا کہ اُس کو فلاں سیزن جب آتا ہے تو دَرد ہوا کرتا ہے تو جب دَرد ہوگا تو وہ کسی سے ٹھیک ہوگا ہی نہیں پھر وہ یہ اعلان کرے گا کہ جو بوعلی سینا کو لائے اُسے بھی انعام دیں گے اَور اُنہیں بھی انعام دیں گے اَور معاف بھی کر دیں گے۔ تو اُس زمانے میں تو آپ جائیں گے تو ہوا اِسی طرح سے بعد میں واقعی، تو اُس کو موسم پر آکر کوئی دَورہ ہوا کرتا تھا تکلیف ہوتی تھی اُس کا علاج مزاج کے مناسب کوئی اَور نہیں کر سکتا تھا یہی کر سکتا تھا تو پھر اعلان ہوا انعام کا بھاگ دَوڑ ہوئی درجہ بھی بڑھا دیا اِن کا، یہ بھی اعلان ہوا بلائے گئے یہ وہاں (بالآخر یہ دربارِ شاہی میں حاضر ہوئے)۔

وہاں اُس نے پوچھا تھا کہ کہاں کہاں گئے کیسے کیسے گئے تو پھر اُس نے کہا کہ میں نے عجائبات جو دیکھے ہیں اِس سفر میں وہ حَدَسْ [1] کا واقعہ دیکھا ہے کہ ایک شخص کا حَدَسْ انتہا درجے کا تھا اَور اُس سے میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اُسے آپ سے ملاؤں گا تو بادشاہ نے پھر اُسے اِجازت دی ہوگی مل لیا ہوگا ضرور، باقی یہ مثال ایک بن گئی ایک عجیب وغریب چیز ہے کہ ایک آدمی سامنے آتا ہے اور اُس کی بیماری چہرہ دیکھ کر تشخیص کر لیتا ہے حتی کہ وہ اُس کے چہرے پر منطبق کر لیتا ہے اُس کی بیماری اَور عملیات کو بھی دخل نہیں اِس میں اور کشف کو بھی دخل نہیں بلکہ مہارت ہی ہے ایک طرح کی۔

حکیم نابینا مرحوم کا واقعہ :

دِلّی کے حکیم نابینا مرحوم نے ''اَسرارِ شریانیہ'' ایک کتاب لکھی ہے اُس میں لکھا ہے میں نے نبض دیکھ کر اَندازہ کیا ہے کہ یہ آدمی اِتنے گھنٹے زندہ رہے گا یا اِتنے دِن زندہ رہے گا اور اُس میں فرق نہیں ہوا ہے، منٹوں

---

[1] ''حدس'' سرعت کے ساتھ کسی امر کی انتہا اَور تہہ تک چلے جانے کو کہتے ہیں۔

کا ہوا ہوتو ہوا ہو ورنہ نہیں، تو یہ محض مادی چیز تھی۔ یہ دہلی کے جو ماہر طبیب گزرے ہیں اجمل خان وغیرہ مرحوم کے دَور میں تو اُن کے ہاں یہ قاعدہ تھا کوئی مریض اگر آتا ہے تو مریض اپنا حال نہیں کہے گا صرف نبض دِکھائے اگر وہ کچھ بولنا چاہتا تھا تو اُسے وہاں کے جو خدام ہوتے تھے وہ چپ کر دیتے تھے کہ کچھ نہ بتاؤ وہ نبض دیکھ کر نسخہ لکھتے تھے کہ نبض اِس کی یہ کیفیت بیان کر رہی ہے اِس کے مطابق نسخہ یہ ہے۔

حکیم اجمل خان مرحوم کا قصہ :

یہاں بورے والے میں حافظ صاحب ہیں وہ بتا رہے تھے کہ میں گیا حکیم اجمل خان صاحب کے یہاں تو اُنہوں نے میرے لیے تجویز کیے چنے کہ چنے کھائیں اور اِتنے سے چنے چھ ماشہ یا کتنے بتائے یہ کھاتے رہیں۔ وہ کہتے ہیں مجھے فائدہ نہ ہوا میں پھر گیا اُنہوں نے پھر وہی تجویز کیے۔ کہتے ہیں پھر مجھے فائدہ شروع ہوا میں پھر ملا تو اُنہوں نے کہا یہی بس کھاتے رہو، اَب اُس علاج میں تقریبًا چھ مہینے لگے ہوں گے اِن کو لیکن اُن کی تجویز اور رائے وہ بالکل نہیں بدلی جو اُنہوں نے اَنداز لگایا تھا وہ وہی تھا۔ تو اِنسان پہنچ سکتا ہے ظاہری اَسباب کے ذریعہ بھی اِس حد تک اللہ تعالیٰ نے اِس میں صلاحیتیں جو رکھی ہے وہ عجیب وغریب ہیں اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں تو جو خَلِیْفَةُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ ہے تو اُس میں استعدادیں بہت قسم کی ہوں گی وہ استعدادیں کہیں کہیں ظاہر ہوتی ہیں۔

رسولِ کریم علیہ الصلوٰة والتسلیم نے تین چیزیں ارشاد فرمائی ہیں علاج کے لیے ایک یہ کہ خون نکلواتے رہنا تو سینگی لگایا کرتے تھے اُس زمانے میں اُس سے خون نکلواتے تھے دُوسرا یہ کہ شہد پینا اَور تیسرا آگ سے داغنا لیکن فرمایا اَنْھٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْکَیِّ میں اپنی اُمت کو اِس علاج سے منع کرتا ہوں کہ وہ دغوائیں۔ آگے اِرشاد فرماتے ہیں کہ ایسا ہوتا کیوں تھا اور داغ کی ضرورت کیوں آتی تھی تو ٹانکا لگانے کے لیے آتی تھی زخموں پر۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اُبی ابن کعب انصاری رضی اللہ عنہ جو بہت بڑے قاری ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَقْضَانَا عَلِیٌّ ہم میں سب سے زیادہ عمدہ فیصلہ دینے والے علی ہیں اَور اَقْرَؤُنَا اُبَیٌّ ہم سب سے زیادہ عمدہ پڑھنے والے علم قراءت سے واقف اُبی ہیں۔ تو اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہ کو زخم ہوا لڑائی میں خندق والے دِن خندق کا جو غزوہ ہوا تھا اُس دِن اَور تیر آکے لگا ہوگا تو وہ شہ رگ میں لگ گیا اَب شہ رگ جو ہے وہ اعضاء میں پھیلی ہوئی ہے جسم کے، جس کے ذریعے سے

قلب خون پھینکتا ہے سارے جسم میں، اُس میں لگ گیا اُس میں لگنا خطرناک ہوتا ہے خون نہیں رُکتا تو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اُن کو دغوایا تو معلوم ہوا کہ داغنا شدید ضرورت میں ہی ہے ورنہ آگ کے ذریعہ داغ کر علاج سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بھی تیر آ کے لگا جیسے کہ جنگ بندی ہوئی وی ہو لیکن جنگ بندی کے دَوران بھی جب چلتے پھرتے ہیں تو کیس ہوتے رہتے ہیں کہ گولی آ گئی اُدھر سے اَور کسی چلنے والے آدمی کے لگ گئی اَور وہ شہید ہو گیا اِسی طریقہ پر وہاں تو لڑائی تھی وہ اُس طرف تھے خندق کے یہ اِس طرف تھے تو یہ تیر لگا آکر اَور وہ بھی اَکْحَلْ میں لگا وہ شہ رگ تک پہنچ گیا جس جگہ بھی لگا تھا بازو میں لگا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے تو اپنے دستِ مبارک سے داغ لگایا بِمِشْقَصٍ ایک تیر کا جو لوہا ہوتا ہے وہ گرم کر کے اُس سے داغا لیکن ایسے ہوا کہ وہ اَندر ہی اَندر بڑھتا رہا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ورم آ گیا جب ورم آ گیا تو حَسَمَهُ الثَّانِيَةَ [1] تو رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ بھی اُن کے داغ لگایا۔

آپ ﷺ کے حکم پر آپریشن :

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُبی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا ڈاکٹر بھیجا اُس نے آپریشن کیا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ایک رَگ اُس نے کاٹی ہے ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ [2] وہ رگ کاٹنے کے بعد پھر اُس نے یہ کیا ہے کہ داغ ڈالا ہے ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ تو یہ داغنا منع فرمایا ہے مگر کبھی کبھی ضرورت یہ پڑتی ہے کہ نکسیر بند ہی نہیں ہو رہا کوئی اَور چیز ہے خون بند ہی نہیں ہو رہا تو اُس صورت میں پھر یہ اِجازت دی گئی ہے بلکہ عملاً ایسے ثابت ہے رسول اللہ ﷺ ایسے کیا کرتے تھے۔

آنکھوں کا آپریشن :

یہ آنکھوں کا آپریشن بھی کرتے تھے یہ نئی چیز نہیں ہے۔ ایک دفعہ میں دیکھ رہا تھا طبقات بن سعد کو اُس میں آتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آیا طبیب اَور اُس نے کہا کہ میں جناب کی آنکھ کا آپریشن کیے دیتا ہوں وہ پانی تھا غالبًا نُزُوْلُ الْمَاءْ تھا جیسے اَب ہوتا ہے موتیا۔ لیکن اُنہوں نے فرمایا کہ اِس میں میری نمازیں قضاء ہوں گی اَور یہ ہوگا نہیں تیار ہوئے وہ نابینا رہے ہیں آخری عمر میں طائف میں

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۷ [2] ایضاً ص ۳۸۷

وفات ہوئی ہے وہیں قبر مبارک ہے اِن کی۔

پہلے زمانے کے عام لوگ بھی انسانی اعضاء کی زیادہ معلومات رکھتے تھے :

مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں لڑائیاں تو ظاہر ہے ہوتی تھیں لڑائیاں ہوتی تھیں تو زخمی بھی کرتے تھے جسم بھی کاٹتے تھے ناک کان بھی کاٹتے تھے اَور جگر بھی نکال لیتے تھے اَور چبا لیتے تھے اَور دل بھی نکال لیتے تھے اَور چبا لیتے تھے یہ تو نہیں تھا کہ اُن کو اَجزائے جسم کا پتا نہیں تھا کہ کس جگہ ہوتے ہیں کس جگہ نہیں ہوتے بلکہ اَب تو یہ ہے کہ گولی ماری اَور پتا ہی نہیں کہاں لگی وہ پھر ڈاکٹر معلوم کرتے ہیں۔

مگر اُس زمانے میں تلوار کے ذریعے سے جو انسان کے ٹکڑے کیے جاتے تھے تو اُس میں تو تمام چیزیں اُن کے سامنے سے گزرتی تھیں تو یہ تو نہیں تھا کہ اُنہیں معلوم نہیں تھا لہٰذا اِس سے بھی معلوم ہو رہا ہے کہ ویسا ہی آپریشن کیا ہے اُس نے جسے آپ آج آپریشن کہتے ہیں **فَقَطَعَ عِرْقًا** ایک رگ کاٹی اَور اُس کے بعد اُس رگ کا خون بند کرنے کے لیے اُس کو داغ دیا فورًا۔

بعد میں مزید ترقی :

ہاں یہ ہے کہ آج سُن کرنے کی بے ہوش کرنے کی جو چیزیں آئی ہیں یہ ایسی ہیں کہ یہ اُس زمانے میں اگر ہوں گی بھی تو بہت تلاش کر کے شاید کہیں مل جائیں اَور دوائیں ہوتی ہوں گی جو لگادی جائیں جن سے سُن ہوجائے مگر یہ کہ کُلّی طور پر افاقہ ہو اَور محسوس ہی نہ ہو تکلیف ایسی دوائیں تو نہیں تھیں اُس زمانہ میں۔ یہ چیزیں ہیں تعلیمات ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام پر قائم رکھے اَور صحیح راہوں پر چلائے۔